فہم الحجہ کی شرط

بعض علماء کا موقف ہے کہ جس شخص کو مکمل فہم نہیں مثلا عربی نہیں آتی اس پر اتمام حجت نہیں ہو سکتا اور وہ مومن ہے – راقم اس موقف کو رد کرتا ہے - یہاں ان کی پیش کردہ تلبیسات کا جائزہ لیا جائے گا

بعض لوگوں کے تضادات میں سے ہے کہ انہوں نے اتمام حجت کو فہم حجت سے منسلک کر دیا ہے کہ اگر کسی عجمی (غیر عرب) کو قرآن تک پہنچ جائے اور حدیث رسول بھی مل جائے تو بھی کافر نہیں ہو گا کیونکہ اس پر فہم الحجہ کی شرط پوری نہیں ہوئی یعنی اس کو سمجھ نہیں آئے گا کہ یہ عربی کا قرآن کیا کہہ رہا ہے-

دوسری طرف حدیث ہے

حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ أَبَا يُونُسَ، حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ، وَلَا نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ،إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ»

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے

اس زمانے کا کوئی یہودی یا نصرانی میرا حال سنے پھر ایمان نہ لائے اس پر جس کو میں دے کر بھیجا گیا ہوں تو جہنم میں جائے گا

قاضی عیاض اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ

اس حدیث میں اس بات پر دلیل ھے کہ جو آدمی زمین کے اطراف و جوانب اور الگ الگ سمندری جزیروں میں رہتا ھے اور اسے اسلام کی دعوت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا امر نہیں پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لانے کا حرج وگناہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وجہ اس سے ساقط ھو جاتا ھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان جو میرے بارے میں نہیں سنتا۔۔۔

ایک صاحب نے لکھا

قیام حجت کے ساتھ ایک اور اہم بات فہم الحجۃ بھی ھے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین اگر کسی شخص تک پہنچ جائیں تو قیام حجت کے لئے یہی کافی ھے لیکن یاد رہے کہ دلائل کے معانی سمجھنا اور جاننا لازمی ہیں۔ کسی عجمی پر جو عربی لغت سے نابلد اور ناواقف ھے محض آیات قرآنیہ کی تلاوت اور احادیث نبویہ کی قرأت کافی نہیں ھو گی کیونکہ وہ ان کے معانی سے ناواقف ھے اسے اس کی زبان میں وضاحت کر کے سمجھانا ضروری ھے۔

راقم کہتا ہے فہم حجہ کی شرط پر تو دور النبوی تک کے تمام یہود و نصرانی نہیں اترتے۔ یہود کی اکثریت عراق میں فارس میں آباد تھی ان میں دور نبوی میں کثیر تعداد جنگ میں مر رہی تھی ان پر اتمام حجت اور فہم حجت نہ ہوا لیکن اللہ نے تمام یہود پر عذاب مسلط کرے رکھا تھا۔

فہم الحجہ کی شرط کو بیان کرنے والے یہ کہہ رہے ہیں کہ رومیوں اور فارسیوں پر اتمام حجت قرآن سے نہ ہو سکا کیونکہ یہ دونوں عربی نہیں بولتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خط ان کے بادشاہوں کو لکھے لہذا عوام کو تو معلوم ہی نہ ہوا ہو گا کہ کس نے خط لکھا اس میں کیا لکھا گیا۔ لہذا ان مولویوں کے اقوال کی روشنی میں ثابت ہوا کہ رومیوں اور فارسیوں پر نہ فہم الحجہ ہوا نہ اتمام الحجہ ہوا

نتیجہ یہ نکلا کہ خواہ مخواہ اصحاب رسول نے رومیوں اور فارسیوں سے جنگ کی جبکہ ان پر نہ حجت تمام ہوئی نہ اس کا فہم۔ وهذا باطل

لاعلمی میں کفر پر کفر کا فتوی نہیں لگے گا؟

کہا جاتا ہے سنن ابن ماجہ میں ہے

امام ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ حضرت معاذ جب شام سے تشریف لائے تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا. تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”ماہذا یا معاذ“

معاذ یہ کیا ہے، تو آپ نے عرض کی یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں شام سے آیا ہوں چنانچہ میں نے دیکھا کہ وہ اپنے اساقف (19) اور بطرقوں کو سجد کرتے ہیں تو میرے جی میں ہی آیا کہ ہم ہی آپکے لئے ایسا کریں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”فلا تفعلوا فإنی لو کنت آمرًا أحدًا أن یسجد لغیر اللہ لأمرت المرأۃ أن تسجد لزوجہا“ (20)

ترجمہ

بس تم ایسا نہ کرو اگر میں کسی کو اللہ تعالی کے علاوہ سجدے کا حکم دیتا تو یقیناً عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے

یہ ایک معروف حقیقت ہے کہ غیر اللہ کو سجدہ کرنا کفر ہے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ باور کرایا کہ سجدہ کرنا عبادت ہے اور یہ اللہ تعالی کے سوا کسی اور کیلئے جائز نہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر کفر وارتداد کا حکم نہیں لگایا

راقم کہتا ہے یہ روایت تمام سندوں میں اضطراب کی بنا پر منکر ہے

شعیب الأرنؤوط کا اس روایت پر حکم ہے إسناد ضعيف لاضطرابه

مبشر احمد ربانی اس روایت کو دلیل بنا کر کتاب تکفیر میں لکھتے ہیں

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ شام سے واپس آئے تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کی اجازت طلب کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تکفیر نہ کی بلکہ ان کو سمجھایا کہ سجدہ صرف اور صرف اللہ کے لیے ہے، غیر اللہ کے لیے سجدہ جائز نہیں ہے۔

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا:

« لَمَّا قَدِمَ مُعَاذٌ مِنَ الشَّامِ، سَجَدَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ، قَالَ : مَا هَذَا يَا مُعَاذُ؟ قَالَ : أَتَيْتُ الشَّامَ، فَوَافَقْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِأَسَاقِفَتِهِمْ وَبَطَارِقَتِهِمْ، فَوَدِدْتُ فِي نَفْسِي أَنْ نَفْعَلَ ذَلِكَ بِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ : فَلَا تَفْعَلُوا، فَإِنِّي لَوْ كُنْتُ آمِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِي نَفْسُ

مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا تُؤَدِّي الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتَّى تُؤَدِّيَ حَقَّ زَوْجِهَا، وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَى قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ » [ابن ماجه، كتاب النكاح، باب ماحق الزوج على المرأة : ١٨٥٣]

”جب معاذ رضی اللہ عنہ شام سے واپس آئے تو انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اے معاذ! یہ کیا ہے؟“ انھوں نے کہا: میں شام گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ لوگ اپنے پادریوں اور سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں، تو مجھے اپنے دل میں یہ بات اچھی لگی کہ ہم لوگ آپ کے ساتھ ایسا کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم ایسا نہ کرو، اگر میں کسی کو اللہ کے سوا کے لیے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کیا کرے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! عورت اپنے رب کا حق تب تک ادا نہیں کر سکتی جب تک وہ اپنے شوہر کا حق ادا نہ کرے اور اگر شوہر اس سے خواہش کا اظہار کرے اور وہ اونٹ کے کجاوے پر بیٹھی ہو تو بھی اسے انکار نہ کرے۔“

قاضی شوکانی رحمہ اللہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ والی مذکورہ حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

”وفى هذا الحديث دليل على أن من سجد جاهلا لغير الله لم يكفر.“ [نيل الأوطار : ٣٤١/١٢، بتحقيق محمد صبحى بن حسن حلاق، ط۔ دار ابن الجوزى]

”اس حدیث میں دلیل ہے کہ جس آدمی نے جہالت کی وجہ سے غیر اللہ کو سجدہ کیا وہ کافر نہیں ہوا۔“

راقم کہتا ہے اصحاب رسول کبھی بھی غیر اللہ کو سجدہ نہیں کر سکتے اور یہ قول شوکانی کی حماقت ہے – روایت مضطرب ہے- اس سے دلیل نہیں لی جا سکتی- اسی طرح صحیح مسلم کی ایک حدیث پر نکتہ سنجی بھی کی گئی

اسی طرح ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ وَلَا نَصْرَانِيٌّ ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ » [مسلم، كتاب الايمان، باب الايمان برسالة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبينا محمد ﷺ...... : ١٥٣/٢٤ـ مسند أحمد : ٥٢٢/١٣، ح : ٨٢٠٣، ٢٦١/١٤، ٨٦٠٩ـ مسند أبي عوانة : ١٠٤/١ـ شرح السنة للبغوي : ٥٦ـ كتاب الأيمان لابن مندة : ٤٠١]

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! نہیں سنتا میرے بارے میں کوئی بھی اس امت میں سے خواہ وہ یہودی ہے یا عیسائی پھر مر جاتا ہے اور جو کچھ مجھے دے کر بھیجا گیا اس پر ایمان نہیں لاتا مگر وہ آگ والوں میں سے ہوگا۔''

اس حدیث میں ہے کہ لا یسمع بی میرے بارے میں نہیں سنا

راقم کہتا ہے سورہ البینہ یہاں پر دلیل ہے کہ اگر رسول آجائے اور آیات پڑھ دے تو پھر اہل کتاب کے پاس کوئی گنجائش نہیں رہی کہ اب وہ قرآن سنیں یا نہ سنیں ان کو رسول کے آجانے کی خبر ہو چکی ہے اور اب اہل کتاب میں سے کوئی نہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ جانتا ہو- قرآن کے مطابق موجودہ اہل کتاب پر تو اتمام حجت ہو گیا- لیکن فرقے کہہ رہے ہیں امت مسلمہ کے بد عقیدہ گروہوں پر نہیں ہوا؟ یہ کیسے ممکن ہے – کتنا بڑا تضاد ہے

مبشر ربانی اس حوالے سے لکھتے ہیں

قاضی عیاض اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں :

"وجزائر البحر المقطعة ممن لم تبلغه دعوة الإسلام ولا أمر النبي صلى الله عليه وسلم أن الحرج عنه في عدم الإيمان به ساقط لقوله : لا يسمع بي." [إكمال المعلم بفوائد مسلم : ١/٤٦٨ ط-دار الوفاء]

"اس حدیث میں اس بات پر دلیل ہے کہ جو آدمی زمین کے اطراف و جوانب، اور الگ الگ سمندری جزیروں میں رہتا ہے اور اسے اسلام کی دعوت اور نبی ﷺ کا امر نہیں پہنچا تو آپ پر ایمان نہ لانے کا حرج وگناہ آپ کے اس فرمان کی وجہ اس سے ساقط ہو جاتا ہے کہ آپ کے اس فرمان: "جو میرے بارے میں نہیں سنتا......"

راقم کہتا ہے یہ قول قرآن سورہ البینہ کے تحت درست نہیں ہے

کتاب اللہ غائب ہو جائے گی؟

سنن ابن ماجہ کی ایک روایت

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ، حَتَّى لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ، وَلَا صَلَاةٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ، وَلَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ، فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ، وَتَبْقَى طَوَائِفُ مِنَ النَّاسِ، الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ، يَقُولُونَ: أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَنَحْنُ نَقُولُهَا"، فَقَالَ لَهُ صِلَةُ: مَا تُغْنِي عَنْهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَهُمْ لَا يَدْرُونَ مَا صَلَاةٌ، وَلَا صِيَامٌ، وَلَا نُسُكٌ، وَلَا صَدَقَةٌ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا، كُلَّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: يَا صِلَةُ تُنْجِيهِمْ مِنَ النَّارِ، ثَلَاثًا.

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کہتے

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسلام ایسا ہی پرانا ہو جائے گا جیسے کپڑے کے نقش و نگار پرانے ہو جاتے ہیں، حتیٰ کہ یہ جاننے والے بھی باقی نہ رہیں گے کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ وزکاۃ کیا چیز ہے؟ اور کتاب اللہ ایک رات میں ایسی غائب ہو جائے گی کہ اس کی ایک آیت بھی باقی نہ رہ جائے گی، اور لوگوں کے چند گروہ ان میں سے بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں باقی رہ جائیں گے، کہیں گے کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو یہ کلمہ «لاإله إلا الله» کہتے ہوئے پایا، تو ہم بھی اسے کہا کرتے ہیں-صِلَةُبْنُ زُفَرنے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: جب انہیں یہ نہیں معلوم ہو گا کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ وزکاۃ کیا چیز ہے تو انہیں فقط یہ کلمہ «لاإله إلا الله» کیا فائدہ پہنچائے گا؟ تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان سے منہ پھیر لیا، پھر انہوں نے تین بار یہ بات ان پر دہرائی لیکن وہ ہر بار ان سے منہ پھیر لیتے، پھر تیسری مرتبہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے صلہ! یہ کلمہ ان کو جہنم سے نجات دے گا،اس طرح تین بار کہا

یہ روایت منکر ہے کیونکہ قرآن کی حفاظت کی ذمہ دار اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس کا مخلوق میں سے غائب ہوا مخلوق پر حجت کا ختم ہونا ہے جو ممکن نہیں ہے- صحیح مسلم میں ہے

والقرآن حجة لك أو عليك

قرآن یا تو تمھارے لئے دلیل ہے یا تمھارے خلاف دلیل ہے

قرآن حجت ہے اور مخلوق پر حجت باقی رہے گی

رُّسُلًا مُّبَشِّـرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُـوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّـٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۚ وَكَانَ اللّـٰهُ عَزِيْزًا حَكِـيْمًا (165)

(ہم نے بھیجے) پیغمبر خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تاکہ ان لوگوں کا اللہ پر پیغمبروں کے بعد الزام نہ رہے، اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔